قال اللہ تعالی:

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَ لَا تَجْهَرُوْا لَه بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَ اَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ.

الحجرات اية ٢

الصفيحة المسلول على رافع الصوت عند الرسول ﷺ

عبدالمصطفی سعدي أزهري

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله الذي كفى والصلوة والسلام على كل عبد مصطفى أما بعد:

مولاي صل وسلم دائماً أبداً
على حبيبك خير الخلق كلهم

قال اللہ ﷻ:

﴿يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَ لَا تَجْهَرُوْا لَه بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَ اَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ.﴾[1]

ترجمہ: اے ایمان والو اپنی آوازیں اونچی نہ کرو اس غیب بتانے والے (نبی) کی آواز سے اور ان کے حضور بات چلاکر نہ کہو جیسے آپس میں ایک دوسرے کے سامنے چلاتے ہو کہ کہیں تمہارے عمل اکارت نہ ہو جائیں اور تمہیں خبر نہ ہو۔

ایذا کسی بھی قسم کی ہو سید عالم ﷺ کو دینا حرام اور بعض کفر و گستاخی کے زمرے میں آتیں ہیں اور وہ لوگ دنیا و اخرت میں مستحق لعنت ہیں اور آخرت میں ان کے لئے رسوائی والا عذاب تیار ہے۔چناچہ اللہ کریم نے ارشاد فرمایا:

﴿اِنَّ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَه لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ وَ اَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِيْنًا۔﴾[2]

ترجمہ: بیشک جو ایذا دیتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کو ان پر اللہ کی لعنت ہے دنیا اور آخرت میں اور اللہ نے ان کے لیے ذلت کا عذاب تیار کرر کھا ہے۔

---

[1] الحجرات اية ٢

[2] الأحزاب ايه ٥٧

➢ توایذا کا مطلب ہر وہ قول و فعل جس سے سید عالم ﷺ کا دل مبارک دکھے اور آپ کو اس سے تکلیف پہنچے وہ کام عام انسان کے لئے زرہ برابر سے بھی کم ہوگا لیکن سید عالم ﷺ کے حق میں وہ ایک بڑا جرم ہے اور اس کا مرتکب ملعون اور جہنمی ہے، صحابہ کرام کے اقوال وافعال سورہ حجرات کی آیت نمبر 2 کے بعد بلکل بدل گئے اور بعض تو اس قدر احتیاط کرنے لگے کے اپنے گھر سے ہی نہ نکلتے کہیں جانے انجانے میں سید عالم ﷺ کو میں کوئی ایذا نہ دے بیٹھو اور میں ملعون و جہنمی قرار پاؤ، بعض تو گفتگو کرتے ایسے جیسے کوئی راز اپنے رازدار کو بتایا جاتا ہے سرگوشی کرتے ہوئے، بعض تو اتنی آہستہ گفتگو کرتے کہ سید عالم ﷺ کو ایک سے زائد بار پوچھنا پڑ جاتا کہ کیا کہہ رہے ہو، یہ ہی نہیں صحابہ نے تو سید عالم ﷺ کے منبر کے پاس مطلقا تیز آواز سے گفتگو کرنے سے منع فرمادیا تھا آپ ﷺ موجود ہوں یا نہ ہوں، اس قدر احتیاط برتی صحابہ کرام نے۔ رضوان اللہ تعالی عنھم اجمعین۔

- اور امتی کے فرائض میں یہ بات شامل ہے کہ سید عالم ﷺ کو اپنے ہر قول و فعل کے شر سے محفوظ رکھے اور اس کا اثر بارگاہ رسالت مآب ﷺ تک نہ پہنچنے دے، چہ جائے کہ آپ ﷺ کے مقدس شہر میں، آپ ﷺ کی مقدس مسجد میں اور آپ ﷺ کی مقدس بارگاہ میں کھڑے ہو کر اس طرح ایذا دینا صرف اور صرف دنیاوی مقاصد کے لئے کیا اس قدر کمزور ہو کر رہ گیا ہے ایمان؟
- کیا قرآن کریم اور اس کے آحکامات کو اس طرح چھوڑ دیا ہے ہم نے؟

- کیا ہم پاکستانیوں کے دلوں سے محبت رسول ﷺ بلکل ختم ہو گئی ہے اور سیاست میں اتنے اندھے ہو گئے ہیں کے جگہ کا خیال تک نہ رہا؟
- ان نامراد سیاستدانوں اور انکی بے دینی سیاست کے لئے ہم نے حرمت بارگاہ کو اس طرح پامال کر دیا کے حکومت وقت کو خود ایکشن لینا پڑا، اور وہ ایکشن تو اس دنیا کے جرائم کی پاداشت میں سے زرہ برابر بھی اہمیت نہیں رکھتا لیکن اخروی عذاب کا کیا؟
- ساری دنیا اس عمل پر تھو تھو کر رہی ہے دنیا میں لعنت پڑنی شروع ہو گئی ہے اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اخرت میں لعنت اور عذاب ان سب کے لئے تیار ہے اتنی بے باقی کے اس جرم کی سزا کو بلکل بھلا دیا گیا اور اپنے سیاستدانوں کو خوش کرنے کے لئے اتنا بڑا جرم کر بیٹھے۔
- ساری دنیا پاکستانیوں پر تھو تھو کر رہی ہے کیا بارگاہ رسالت کے آداب سے بڑھ کر ہو گئی پاکستان کی سیاست ؟

  خود تو لعنتی قرار پائے ساتھ میں پاکستان کا نام بھی بدنام کر گئے۔
- نعرے کسی جماعت کی ہمایت میں ہوں یا مخالفت میں وعید سب کے لیے ایک ہی ہے۔

افسوس صد افسوس وہ تمام لوگ جو اس کاروائی میں شریک تھے انہیں توبہ کرنی چاہئے اور سید عالم ﷺ کو خوب منانا چاہئے وہ کریم ہیں مومنوں پر رؤف ورحیم

ہیں مان جائیں گے اور آئندہ اس قسم کے شنیع جرم سے باز رہنے کی قسم اٹھانا چاہئے۔

صحابہ کی بارگاہِ رسالت مآب میں احترام کی کچھ جھلکیاں

- حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: جب یہ آیت "یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَکُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ" نازل ہوئی تو میں نے عرض کی: یارسولَ اللہ ﷺ! ، اللہ تعالٰی کی قسم ! آئندہ میں آپ سے سرگوشی کے انداز میں بات کیا کروں گا۔[3]

- حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ آیت نازل ہونے کے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا حال یہ تھا کہ آپ رسولِ کریم ﷺ کی بارگاہ میں بہت آہستہ آواز سے بات کرتے حتی کہ بعض اوقات حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو بات سمجھنے کے لئے دوبارہ پوچھنا پڑتا کہ کیا کہتے ہو۔[4]

- حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں رسولِ کریم ﷺ کے منبر کے پاس تھا، ایک شخص نے کہا: اسلام لانے کے بعد اگر میں صرف حاجیوں کو پانی پلانے

---

3 کنز العمال، کتاب الاذکار، قسم الافعال، فصل فی التفسیر، سورۃ الحجرات، ۱ / ۲۱۴، الجزء الثانی، الحدیث: ۴۶۰۴.

4 ترمذی، کتاب التفسیر، باب ومن سورۃ الحجرات، ۵ / ۱۷۷، الحدیث: ۳۲۷۷

کے علاوہ اور کوئی کام نہ کروں تو مجھے کوئی پرواہ نہیں ہے۔دوسرے شخص نے کہا: اسلام لانے کے بعد اگر میں مسجدِ حرام کو آباد کرنے کے علاوہ اور کوئی کام نہ کروں تو مجھے کوئی پرواہ نہیں ہے۔ تیسرے شخص نے کہا: اللہ تعالٰی کی راہ میں جہاد کرنا تمہاری کہی ہوئی باتوں سے افضل ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں ڈانٹتے ہوئے فرمایا: "رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منبر کے پاس اپنی آواز بلند نہ کرو۔[5]

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی تو حضرت ثابت رضی اللہ عنہ اپنے گھر میں بیٹھ گئے اور (اللہ تعالٰی کے خوف کی وجہ سے) کہنے لگے: میں اہلِ نار سے ہوں۔(جب یہ کچھ عرصہ بارگاہِ رسالت میں حاضر نہ ہوئے تو) حضورِ اَقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ سے اُن کا حال دریافت فرمایا، انہوں نے عرض کی: وہ میرے پڑوسی ہیں اور میری معلومات کے مطابق انہیں کوئی بیماری بھی نہیں ہے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے حضرت ثابت رضی اللہ عنہ سے اس بات کا ذکر کیا تو آپ نے کہا: یہ آیت نازل ہوئی ہے اور تم لوگ جانتے ہو کہ میں تم سب سے زیادہ بلند آواز ہوں (اور جب ایسا ہے) تو میں جہنمی ہو گیا۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے یہ صورتِ حال حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کی تو آپ نے ارشاد فرمایا: "(وہ جہنمی نہیں) بلکہ وہ جنت والوں میں سے ہیں۔[6]

5 مسلم، کتاب الامارۃ، باب فضل الشّہادۃ فی سبیل اللّٰہ تعالی، ص ۱۰۴۴، الحدیث: ۱۱۱(۱۸۷۹)

6 مسلم، کتاب الایمان، باب مخافۃ المؤمن ان یحبط عملہ، ص ۷۳، الحدیث: ۱۸۷(۱۱۹)

ایک مرتبہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مسجدِ نبوی میں دو شخصوں کی بلند آواز سنی تو آپ (ان کے پاس) تشریف لائے اور فرمایا" کیا تم دونوں جانتے ہو کہ کہاں کھڑے ہو؟ پھر ارشاد فرمایا: تم کس علاقے سے تعلق رکھتے ہو؟ دونوں نے عرض کی: ہم طائف کے رہنے والے ہیں: ارشاد فرمایا: اگر تم مدینہ منورہ کے رہنے والے ہوتے تو میں) یہاں آواز بلند کرنے کی وجہ سے) تمہیں ضرور سزا دیتا (کیونکہ مدینہ منورہ میں رہنے والے دربارِ رسالت ﷺ کے آداب سے خوب واقف ہیں) ۔[7]

ہم سے علی بن عبداللہ بن جعفر نے بیان کیا، انھوں نے کہا کہ ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے بیان کیا، انھوں نے کہا کہ ہم سے جعید بن عبدالرحمن نے بیان کیا، انھوں نے کہا مجھ سے یزید بن خصیفہ نے بیان کیا، انھوں نے سائب بن یزید سے بیان کیا،انھوں نے بیان کیا کہ میں مسجد نبوی میں کھڑا ہوا تھا، کسی نے میری طرف کنکری پھینکی۔ میں نے جو نظر اٹھائی تو دیکھا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سامنے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ یہ سامنے جو دو شخص ہیں انھیں میرے پاس بلا کر لاؤ۔ میں بلا لایا۔ آپ نے پوچھا کہ تمہارا تعلق کس قبیلہ سے ہے یا یہ فرمایا کہ تم کہاں رہتے ہو؟ انھوں نے بتایا کہ ہم طائف کے رہنے والے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ اگر تم مدینہ کے ہوتے تو میں

---

[7] ابن کثیر، الحجرات، تحت الآیۃ: ۲، ۷ / ۳۴۳

تمھیں سزا دیئے بغیر نہیں چھوڑتا۔ رسول کریم ﷺ کی مسجد میں آواز اونچی کرتے ہو؟[8]

صحابہ تو نیند کی حالت میں بھی اس قدر احتیاط کرتے تھے کے اگر چلتی ہوئی سواری پر ان کی انکھ لگ جاتی تو خیال یہ ہی رہتا کے سواری آپ ﷺ کو نہ لگ جائے اور اگر لگ جاتی تو آپ ﷺ سے مغفرت کی دعا کرواتے چناچہ حدیث میں آیا:

ابن شہاب زہری رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے ابو رہم کلثوم بن حصن غفاری رضی اللہ عنہ کے بھتیجے نے بتایا کہ اس نے ابو رہم سے سنا اور وہ رسول اللہ ﷺ کے ان صحابہ میں سے تھے جنھوں نے درخت کے نیچے بیعت کی۔ وہ فرماتے تھے: میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوہ تبوک میں شریک تھا۔ دوران سفر ایک رات میں اخضر مقام پر ٹھہرا۔ پھر میں نبی ﷺ کے قریب ہو گیا تو ہم پر اونگھ تاری ہو گئی۔ میں اپنے آپ کو بیدار کرتا رہا اور میری سواری آپ کی سواری کے قریب چلتی رہی۔ مجھے یہ بات پریشان کرتی رہی کہ کہیں آپ کا پاؤں مبارک جو رکاب میں تھا میری سواری سے ٹکرا نہ جائے۔ میں مسلسل سواری کو پیچھے کرتا رہا یہاں تک کہ رات کے ایک حصے میں مجھ پر نیند کا غلبہ ہوا تو میری سواری رسول اللہ ﷺ کی سواری سے ٹکرا گئی۔ آپ کا قدم مبارک رکاب میں تھا آپ کے قدم کو سواری کا کچھ حصہ لگ گیا۔ میری

---

8 بخاری- صحیح بخاری کتاب الصلاۃ باب رفع الصوت في المساجد، ۱/ ۱۰۱ (۴۷۰)

آنکھ اس وقت کھلی جب آپ نے "حس" فرمایا۔ میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میرے لیے بخشش طلب فرمایئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "چلتے رہو۔" پھر رسول اللہ ﷺ مجھ سے بنو غفار کے ان لوگوں کے بارے میں پوچھنے لگے جو اس (غزوہ تبوک) سے پیچھے رہ گئے تھے۔آپ نے مجھ سے دریافت کرتے ہوئے فرمایا: "اس سرخ، لمبے اور کھودے لشکر کا کیا بنا، وہ کیوں نہیں آئے۔" وہ کہتے ہیں: میں نے آپ کو ان کے پیچھے رہ جانے کے بارے میں بتایا۔آپ نے فرمایا: "وہ کالے، گھنگریالے بالوں والے اور چھوٹے قد والے جن کے جانور مقام شبکہ شدخ میں ہیں وہ کیوں نہیں آئے۔ میں نے بنو غفار میں سے یہ لوگ یاد کرنے چاہے تو اس صفت کے لوگ میں یاد نہ کر پایا۔ پھر میری سمجھ میں آیا کہ یہ لوگ قبیلہ بنی اسلم میں سے ہیں۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! یہ لوگ قبیلہ اسلم سے ہیں۔آپ نے فرمایا: "ان لوگوں کو اس چیز سے کس بات نے منع کیا ہے کہ وہ اپنے اونٹوں میں سے ایک اونٹ پر کسی چاک و چوبند آدمی کو اللہ کی راہ میں سوار کرا دیں کیوں مجھے یہ بات بہت گراں گزرتی ہے کہ میرے تعلق داروں میں سے قریش کے مہاجرین، انصار اور بنو غفار اور اسلم جہاد سے پیچھے رہیں۔ [9]

علامہ اقبال رحمہ اللہ تعالی نے عزت بخاری صاحب کا شعر ذکر کیا:

ادب گاہیست زیر آسماں از عرش نازک تر
نفس گم کردہ مے آید جنید و بایزید اینجا

---

[9] احمد بن حنبل۔ مسند احمد بن حنبل۔ أول مسند الکوفیین۔ ۳۱/ ٤۲۲ حدیث (۱۹۰۲۷))

حضرت خواجہ فخر الدین سیالوی رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہیں:

باب جبریل کے پہلو میں ذرا دھیرے سے
فخر کہتے ہوئے جبریل کو یوں پایا گیا
اپنی پلکوں سے در یار پہ دستک دینا
اونچی آواز ہوئی عمر کا سرمایہ گیا

اللہ کریم سے دعا ہے وہ کریم اس امت مسلمہ کو ان کے اعمال کے شر سے محفوظ فرمائے اور ہمارے گناہوں کوتاہیوں سرکشیوں کو معاف فرمائے اور اپنے حبیب کریم رؤف و رحیم ﷺ کو ہم سے راضی فرمائے اور ہمارا خاتمہ ایمان پر اور اخرت صالحین کے ساتھ فرمائے۔رہی بات گستاخی کی تو فقیر الی اللہ کی فہم و فراست کے بنا پر اس عمل کو گستاخی کے زمرے میں نہیں لیا جا سکتا۔گستاخ رسول اور اس کے احکام سے متعلق معلومات کے لیے "ظبة الصفيحة في كبد ساب خير البريئة" کا مطالعہ کیجیے۔ وصلى الله تعالى عليه وعلى آله وصحبه وسلم .

عبدالمصطفی سعدي ازهري

(مصر ۲۸ رمضان المبارک 1443ھ بروز جمعہ بموافق 29 اپریل 2022)